الخبیر

افغانستان پر آزادانہ رپورٹنگ

خصوصی رپورٹ

نور ولی نے رینڈ کی تحقیق کیسے سنسر کی اور ٹی ٹی پی کے اندرونی زوال کا اعتراف کیسے کیا

مفتی نور ولی محسود کے چودہ صفحاتی 'بقا کے کتابچے' کا جائزہ، اور رینڈ کا وہ نتیجہ جسے اس میں جگہ نہیں دی گئی

ٹی ٹی پی کے امیر نے عسکری تنظیموں کے لیے مرتب کیے گئے اپنے چودہ صفحاتی کتابچے کا آغاز رینڈ کارپوریشن کی 2008ء کی ایک تحقیق کے خلاصے سے کیا ہے، مگر اس تحقیق کا وہ نتیجہ چھوڑ دیا جو اس کے قارئین کے لیے سب سے اہم تھا: مذہبی محرک رکھنے والی کسی تنظیم کو فتح حاصل نہیں ہوئی۔ کتابچے کا باقی حصہ ایک ایسی تنظیم کی تصویر پیش کرتا ہے جو شدید دباؤ میں ہے۔

کتابچہ

عسکری تنظیمات کے لئے بقا و کامیابی کے اصول، 14 صفحات، مکتب عمر / عمر میڈیا، اکتوبر 2026ء

تقابل

رینڈ، *How Terrorist Groups End* (MG-741-RC؛ 2008، RB-9351-RC)

فہرست

	کتابچہ ایک نظر میں	03
	خلاصہ	04
01	رینڈ کی تحقیق: کتابچے کی بنیاد	05
02	جو نتیجہ چھوڑ دیا گیا	06
03	ایک گمراہ کن موازنہ	07
04	’تاکہ تمام کارکنان مصروف رہیں‘	09
05	’زور اور زر‘: مالیات کا خاکہ	10
06	بیرونِ ملک اڈا اور ’پرایا وطن‘	11
	نتیجہ	13
	ماخذ	13

اس رپورٹ کے بارے میں

یہ رپورٹ ٹی ٹی پی کے امیر مفتی ابو منصور عاصم نور ولی محسود کے مرتب کردہ چودہ صفحات کے اردو کتابچے «عسکری تنظیمات کے لئے بقا و کامیابی کے اصول» کا جائزہ ہے، جو مکتبہ عمر / عمر میڈیا نے اکتوبر 2026ء میں شائع کیا۔ اس میں کتابچے کو رینڈ کارپوریشن کی اس 2008ء کی تحقیق کے مقابل رکھ کر پڑھا گیا ہے جس کا وہ خلاصہ پیش کرتا ہے۔

کتابچہ عمومی طور پر ’عسکری تنظیموں‘ کی بات کرتا ہے اور ٹی ٹی پی کا نام نہیں لیتا۔ اس کا مرتب ٹی ٹی پی کا امیر ہے، اس لیے یہ رپورٹ اسے اسی کی تحریک کے لیے رہنمائی کے طور پر پڑھتی ہے۔

کتابچے کے اقتباسات اصل اردو میں دیے گئے ہیں؛ صفحہ، حصہ اور نکتے کے نمبر کتابچے کے مطابق ہیں۔ رینڈ کے اقتباسات اس کے ریسرچ بریف (RB-9351-RC) اور کتاب (MG-741) سے لیے گئے ہیں اور ان کا اردو ترجمہ الخبیر نے کیا ہے۔ شکلیں 1 تا 7 دونوں کے اسکین ہیں۔

© 2026 الخبیر

بنیادی دستاویز

کتابچہ ایک نظر میں

کتابچے کا سرورق۔ ماخذ: مکتبہ عمر / عمر میڈیا۔

نامِ کتابچہ	عسکری تنظیمات کے لئے بقا و کامیابی کے اصول
جمع و ترتیب	مفتی ابو منصور عاصم نور ولی محسود، امیر ٹی ٹی پی
نظرِ ثانی	حاجی امداد اللہ
ناشر	مکتبہ عمر / عمر میڈیا
اشاعتِ اول	اکتوبر 2026ء (جمادی الاول 1448ھ)
ضخامت	14 صفحات: سرورق، اشاعتی تفصیلات، دیباچہ اور سات ابواب

کتابچے کے سات ابواب

1 رینڈ کارپوریشن کی رپورٹ کے اہم نکات اور خلاصہ — صفحات 4 تا 7
رینڈ کے اعداد و شمار اور نتائج، کتابچے کے اپنے تبصروں کے ساتھ

2 عملی میدانی حقائق اور اصول جن کا خیال رکھنا ضروری ہے — صفحات 7 تا 8
میدانِ جنگ کے لیے تیرہ اصول

3 جب عسکری تنظیم پر پریشر آئے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ — صفحات 8 تا 9
دباؤ کے وقت تنظیموں کے ردعمل کی چار اقسام، اور ان کے لیے ہدایات

4 ایک لمحہ فکریہ — صفحہ 9
عسکری گروہوں کے کمزور پڑنے کی آٹھ وجوہات

5 کسی تنظیم کو کامیابی سے ہمکنار ہونے کیلئے کیا کرنا چاہئے؟ — صفحات 10 تا 12
متحد قیادت سے لے کر مالیات اور اہداف تک چھبیس نکات

6 ذاتی تجربات سے حاصل شدہ اہم اسباق — صفحات 12 تا 14
مصنف کے اپنے اسباق، بشمول 'پرایا وطن'

7 خلاصہ کلام — صفحہ 14
رینڈ کے سات فیصد کو اس بات کا ثبوت بنایا گیا ہے کہ محض فوجی طاقت سے ایسی تنظیمیں کم ہی ختم ہوتی ہیں

خلاصہ

بقا کا ایسا دستور جو اپنی ہی جڑ کاٹتا ہے

ٹی ٹی پی کے امیر مفتی ابو منصور عاصم نور ولی محسود کا مرتب کردہ چودہ صفحات کا اردو کتابچہ «عسکری تنظیمات کے لئے بقا و کامیابی کے اصول» اکتوبر 2026ء میں شائع ہوا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ عسکری تنظیمیں کس طرح اپنا وجود برقرار رکھتی ہیں، اور اس کا آغاز امریکی تحقیقی ادارے رینڈ کارپوریشن کی 2008ء کی ایک تحقیق کے خلاصے سے ہوتا ہے۔ رینڈ کے شائع شدہ نتائج کی روشنی میں، اور خود کتابچے کے اپنے الفاظ میں، یہ ایک ایسی تنظیم کی تصویر ہے جو شدید دباؤ میں ہے۔

اہم نتائج

1 القاعدہ کے خلاف لکھی گئی تحقیق کا سہارا

کتابچہ 'محض نظری مفروضوں' پر اکتفا کو ناکافی قرار دے کر رینڈ کی وہ تحقیق پیش کرتا ہے جو القاعدہ کے مقابلے کے لیے لکھی گئی تھی، اور جس میں ٹی ٹی پی کے بانی بیت اللہ محسود کو القاعدہ کے اتحادیوں میں شمار کیا گیا ہے۔

کتابچہ، صفحہ 4 دیکھیے صفحہ 05

2 مذہبی تنظیموں کے بارے میں رینڈ کا نتیجہ غائب

کتابچہ مذہبی تنظیموں سے متعلق رینڈ کے جملے کا پہلا حصہ نقل کرتا ہے اور دوسرا چھوڑ دیتا ہے: 'زیرِ مطالعہ مدت میں مذہبی محرک رکھنے والی کسی تنظیم کو فتح حاصل نہیں ہوئی'۔

کتابچہ، صفحہ 6 دیکھیے صفحہ 06

3 رینڈ کے اعداد و شمار کا من پسند استعمال

کتابچہ عسکری تنظیموں کی فتح (10 فیصد) کو صرف فوجی طاقت (7 فیصد) کے مقابل رکھ کر '3 فیصد' برتری کا دعویٰ کرتا ہے، اور 7 فیصد کی ایسی توجیہ پیش کرتا ہے جسے رینڈ کی اپنی تحقیق رد کرتی ہے۔

کتابچہ، صفحات 5 تا 6 دیکھیے صفحہ 07

4 جنگجوؤں کو مصروف رکھنے کے لیے گھات

کتابچہ جانی نقصان، دھڑے بندی، عوامی حمایت کے خاتمے اور فرار کا ذکر کرتا ہے، اور گوریلا جنگ کا مشورہ دیتا ہے 'تاکہ تمام کارکنان مصروف رہیں اور باہمی اختلافات سے بچے رہیں'۔

کتابچہ، صفحات 8 تا 10 دیکھیے صفحہ 09

5 خفیہ جنگی معیشت کا خاکہ

کتابچہ خبردار کرتا ہے کہ بیرونی امداد 'کسی بھی وقت بند ہو سکتی ہے'، اور خفیہ تجارت، مالدار طبقے سے رقوم اور مقامی معدنیات نکالنے کی تجویز دیتا ہے۔

کتابچہ، صفحہ 11 دیکھیے صفحہ 10

6 بیرونِ ملک اڈے پر انحصار

کتابچہ ہدایت دیتا ہے کہ 'بیس کیمپ' اس طرح استعمال کیا جائے کہ وہاں کی 'حامی حکومت' تنظیم پر پابندیاں نہ لگائے؛ آخری صفحات میں 'پرایا وطن' کا ذکر ہے اور دوسروں کی 'ڈھال بننے' سے خبردار کیا گیا ہے۔

کتابچہ، صفحات 7، 13 تا 14 دیکھیے صفحہ 11

648
دہشت گرد تنظیمیں رینڈ کے ڈیٹا میں شامل ہیں، جو 1968ء سے 2006ء کے دوران سرگرم رہیں

0
مذہبی محرک رکھنے والی ایسی تنظیمیں جنہیں فتح حاصل ہوئی

40%
ختم ہونے والی تنظیموں کا خاتمہ پولیس اور انٹیلی جنس کارروائیوں سے ہوا

7%
کا خاتمہ فوجی طاقت سے ہوا

ماخذ: رینڈ کارپوریشن، *How Terrorist Groups End*، ریسرچ بریف RB-9351-RC ‏(2008ء)۔

01 رینڈ کی تحقیق: کتابچے کی بنیاد

گزشتہ دو دہائیوں سے ٹی ٹی پی کا پروپیگنڈا مغربی تحقیق اور جدید تعلیم کو کفر کا ذریعہ قرار دیتا آیا ہے، اور اپنی جنگ کو صرف منہج نبوی پر مبنی جنگ کے طور پر پیش کرتا رہا ہے۔ نور ولی محسود کے کتابچے کا صفحہ 4 اس سے مختلف راستہ اختیار کرتا ہے۔ اس کے مطابق عسکری تنظیموں کے عروج و زوال کو سمجھنے کے لیے «محض نظری مفروضوں» پر اکتفا کافی نہیں؛ اس کے لیے «تاریخی حقائق اور سائنسی جائزوں» کا سنجیدہ ادراک ضروری ہے۔ اس کے بعد کتابچہ «امریکی تحقیقاتی ادارے رینڈ کارپوریشن» کی ایک تحقیق کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔

کتابچہ، صفحہ 4 نور ولی محسود، عسکری تنظیمات کے لئے بقا و کامیابی کے اصول

> عسکری تنظیمات کے عروج و زوال اور ان کی بقا و کامرانی کے اسباب کو سمجھنے کے لئے محض نظری مفروضوں پر اکتفا کرنے کی بجائے تاریخی حقائق اور سائنسی جائزوں کا سنجیدہ ادراک حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ لہذا اس کتابچے کے آغاز میں ایک عالمی اور شماریاتی تجزیہ دیا گیا ہے تاکہ ہمیں جدید ریاستی حکمت عملیوں اور جنگی حرکیات کا حقیقت پسندانہ ادراک حاصل ہو سکے۔ ذیل میں امریکی تحقیقاتی ادارے رینڈ کارپوریشن کی ایک جامع تحقیق کا خلاصہ پیش کروں گا...

یہ تحقیق رینڈ کی کتاب How Terrorist Groups End (2008ء) ہے، جس کے مصنف سیتھ جی جونز اور مارٹن سی لِبِکی ہیں۔ اس میں 1968ء سے 2006ء کے دوران سرگرم 648 تنظیموں کا جائزہ لیا گیا، جن میں سے 268 اسی عرصے میں ختم ہو گئیں، 136 دھڑوں میں بٹ گئیں اور 244 بدستور سرگرم رہیں۔ کتابچے کے صفحات 4 تا 7 رینڈ کے ریسرچ بریف (RB-9351-RC) کی قریب قریب حصہ بہ حصہ پیروی کرتے ہیں، البتہ ان میں جگہ جگہ اپنے تبصرے بھی شامل کیے گئے ہیں۔

کتابچہ یہ نہیں بتاتا کہ یہ تحقیق کس مقصد سے کی گئی تھی۔ کتاب کا ذیلی عنوان ہی 'القاعدہ کے مقابلے کے لیے اسباق' (Lessons for Countering al Qa'ida) ہے، اور یہ امریکہ کو القاعدہ کو شکست دینے کے بارے میں مشورہ دینے کے لیے لکھی گئی تھی۔ اس میں ٹی ٹی پی کے بانی کا نام بھی آتا ہے: رینڈ کے مطابق القاعدہ نے 'طالبان اور سراج الدین حقانی اور بیت اللہ محسود جیسے اتحادی کمانڈروں کی قوت میں کئی گنا اضافہ کیا'۔ القاعدہ کے حملوں کی جو فہرست رینڈ نے دی ہے، اس میں 27 دسمبر 2007ء کو راولپنڈی میں بے نظیر بھٹو کا قتل بھی شامل ہے، جو رینڈ کے الفاظ میں 'القاعدہ کے ارکان اور پاکستانی قبائلی رہنما بیت اللہ محسود کے اتحادیوں' نے کیا۔

1
شکل

کتابچہ، صفحہ 4

’تاریخی حقائق اور سائنسی جائزوں کی ضرورت پر زور، اور رینڈ کارپوریشن کی تحقیق کا تعارف۔

ماخذ: کتابچہ، صفحہ 4۔

کتابچہ، صفحہ 4

عسکری تنظیمات کے عروج وزوال اور ان کی بقاو کامرانی کے اسباب کو سمجھنے کے لئے محض نظری مفروضوں پر اکتفا کرنے کی بجائے تاریخی حقائق اور سائنسی جائزوں کا سنجیدہ ادراک حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ لہذا اس کتابچے کے آغاز میں ایک عالمی اور شماریاتی تجزیہ دیا گیا ہے تاکہ ہمیں جدید ریاستی حکمت عملیوں اور جنگی حرکیات کا حقیقت پسندانہ ادراک حاصل ہو سکے۔ ذیل میں امریکی تحقیقاتی ادارے رینڈ کارپوریشن کی ایک جامع تحقیق کا خلاصہ پیش کروں گا جس میں دنیا بھر کی عسکری تنظیموں کے انجام کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ جائزہ ہمیں اس بات کا فہم فراہم کرے گا کہ ریاستیں ان تنظیمات کا مقابلہ کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھاتی ہیں اور عسکریت پسند گروہ کن بنیادی اسباب کی بنا پر کامیابی سے ہمکنار یا زوال سے دوچار ہوتے ہیں۔

02 جو نتیجہ چھوڑ دیا گیا

رینڈ کے ریسرچ بریف میں مذہبی تنظیموں سے متعلق نتیجہ ایک ہی جملے میں بیان ہوا ہے، جسے سیمی کولن (؛) دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ کتابچے کے صفحہ 6، حصہ (ہ) میں اس کا ترجمہ سیمی کولن پر پہنچ کر رک جاتا ہے:

اصل رینڈ ریسرچ بریف، صفحہ 2

“religiously motivated terrorist groups took longer to eliminate than other groups but rarely achieved their objectives; ~~no religiously motivated group achieved victory during the period studied.~~”

’مذہبی محرک رکھنے والی دہشت گرد تنظیموں کو ختم کرنے میں دوسری تنظیموں کی نسبت زیادہ وقت لگا، مگر وہ شاذ و نادر ہی اپنے مقاصد حاصل کر سکیں؛ ~~زیرِ مطالعہ مدت میں مذہبی محرک رکھنے والی کسی تنظیم کو فتح حاصل نہیں ہوئی۔~~‘

رینڈ کی کتاب (MG-741، صفحہ 36): ’ختم ہونے والی 45 مذہبی دہشت گرد تنظیموں میں سے زیادہ تر (26) دھڑوں میں بٹ گئیں۔ کسی نے اپنے مقاصد حاصل نہیں کیے۔‘

ترجمہ کتابچہ، صفحہ 6، حصہ (ہ)

«(ہ) مذہبی نظریے پر قائم عسکری تنظیمیں: محققین کے مطابق مذہبی نظریے پر قائم عسکری تنظیمیں عموماً زیادہ دیر تک قائم رہتی ہیں، تاہم اپنے مقاصد حاصل کرنے میں دوسری اقسام کی تنظیموں کے مقابلے میں کم کامیاب ہوتی ہیں۔»

ترجمہ نہیں کیا گیا: سیمی کولن کے بعد کا حصہ، جس پر دائیں جانب لکیر کھینچی گئی ہے۔

یوں کتابچے کے قارئین کو وہ بات نہیں بتائی جاتی جو ان کے لیے سب سے اہم ہے: رینڈ کی زیرِ مطالعہ مدت میں مذہبی محرک رکھنے والی کسی تنظیم کو فتح حاصل نہیں ہوئی۔ رینڈ کی مکمل تحقیق یہ بھی بتاتی ہے کہ ختم ہونے والی مذہبی تنظیموں میں سے زیادہ تر (45 میں سے 26) دھڑوں میں بٹ گئیں، اور جن کا خاتمہ حکام کے ہاتھوں ہوا ان میں سے ’زیادہ تر (13) پولیس کارروائیوں سے ختم ہوئیں، جبکہ فوجی طاقت سے صرف تین‘۔

2
شکل

رینڈ کا جملہ اور کتابچے کا ترجمہ

مذہبی تنظیموں کے بارے میں رینڈ کا نتیجہ، اور کتابچے کا ترجمہ جو سیمی کولن پر رک جاتا ہے۔

ماخذ: رینڈ RB-9351-RC، صفحہ 2؛ رینڈ MG-741، صفحہ 36؛ کتابچہ، صفحہ 6۔

رینڈ ریسرچ بریف، صفحہ 2

The analysis also found that

- religiously motivated terrorist groups took longer to eliminate than other groups but rarely achieved their objectives; no religiously motivated group achieved victory during the period studied.

رینڈ کی کتاب، صفحہ 36

Figure 2.5 shows, the survivability of religious groups is substantially higher within *each* cohort. Of the 45 religious terrorist groups that *did* end, most (26) splintered. None achieved its aims. Of those that ended under pressure from authorities, most (13) fell to policing, while only

کتابچہ، صفحہ 6، حصہ (ہ)

(ہ) مذہبی نظریے پر قائم عسکری تنظیمیں

محققین کے مطابق مذہبی نظریے پر قائم عسکری تنظیمیں عموماً زیادہ دیر تک قائم رہتی ہیں، تاہم اپنے مقاصد حاصل کرنے میں دوسری اقسام کی تنظیموں کے مقابلے میں کم کامیاب ہوتی ہیں۔

اسی طرح تحقیق میں یہ بھی سامنے آیا کہ جن تنظیموں کے سیاسی مقاصد نسبتاً محدود اور مخصوص ہوں، ان کے لیے سیاسی سمجھوتے اور مذاکرات کی طرف جانا زیادہ ممکن ہوتا ہے۔

03 ایک گمراہ کن موازنہ

صفحہ 5، حصہ (ج) میں «ایک اہم تجزیاتی موازنہ» کے عنوان سے کتابچہ رینڈ کے چار نتائج میں سے دو کو آمنے سامنے رکھتا ہے:

کتابچہ، صفحہ 5، حصہ (ج) نور ولی محسود، عسکری تنظیمات کے لئے بقا و کامیابی کے اصول

> صرف 7 فیصد معاملات میں حکومتیں فوجی طاقت کے ذریعے عسکری تنظیموں کو ختم کرنے میں کامیاب ہوئیں، جبکہ 10 فیصد معاملات میں عسکری تنظیمیں اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ ان دونوں اعداد کو ایک تجزیاتی موازنے کے طور پر جمع کیا جائے تو یہ 17 فیصد بنتے ہیں... اس موازنے میں عسکری تنظیموں کی کامیابی کا تناسب حکومتوں کی فوجی کامیابی سے 3 فیصد زیادہ بنتا ہے۔

1968ء سے 2006ء کے دوران دنیا بھر میں 268 دہشت گرد تنظیمیں کیسے ختم ہوئیں

ختم ہونے کی بنیادی وجہ کے لحاظ سے تنظیموں کا تناسب

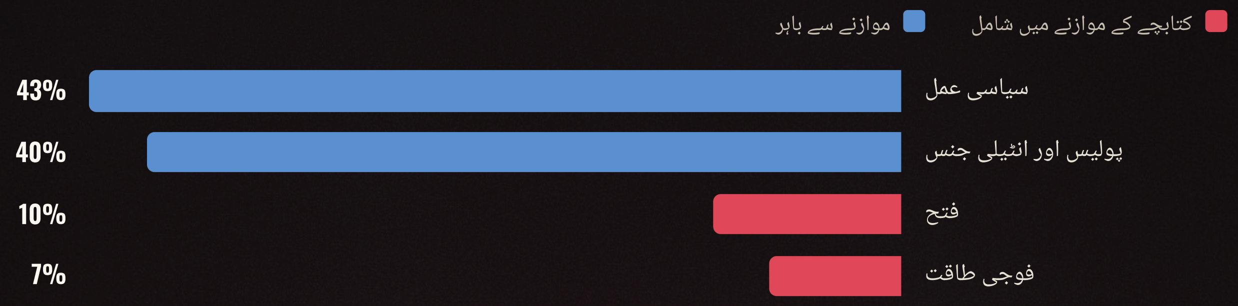

مذہبی محرک رکھنے والی کسی تنظیم کو فتح حاصل نہیں ہوئی۔ ماخذ: رینڈ کارپوریشن، RB-9351-RC (2008ء)، شکل 1۔

یہ موازنہ عسکری تنظیموں کی فتح کو ریاست کے صرف ایک ہتھیار کے مقابل رکھتا ہے۔ ختم ہونے والی تنظیموں میں سے 90 فیصد فتح کے بغیر ختم ہوئیں۔ زیادہ تر کا خاتمہ یا تو سیاسی تصفیے (43 فیصد) سے ہوا یا پولیس اور انٹیلی جنس کارروائیوں (40 فیصد) سے — یعنی وہی طریقہ جسے کتابچہ اسی صفحے کے نکتہ 2 میں خود بیان کرتا ہے: «تنظیموں کے اندر نفوذ، معلومات کا حصول، اہم ارکان کی گرفتاری یا ہلاکت اور تنظیمی نیٹ ورک کو توڑنا»۔ رینڈ اس کی مثال پاکستان سے دیتا ہے: اس کے مطابق ستمبر 2001ء کے حملوں کے بعد پاکستان میں القاعدہ کے رہنماؤں کی گرفتاری یا ہلاکت کی سب سے کامیاب کارروائیاں 'فوجی طاقت کی بدولت نہیں بلکہ محتاط پولیس اور انٹیلی جنس کام کی بدولت' ممکن ہوئیں۔ آج ٹی ٹی پی کے خلاف پاکستان کے انٹیلی جنس کی بنیاد پر آپریشن اسی طریقے پر قائم ہیں۔

صفحہ 5 پر کتابچہ 7 فیصد کی توجیہ بھی کرتا ہے: اس کے مطابق حکومتوں کو یہ کامیابی صرف وہاں ملی جہاں «عسکریت پسندوں کی تعداد بہت کم ہو مثلاً دو ہزار سے کم ہو یا کسی ایک مخصوص علاقے میں ہو جیسا کہ انبار نامی علاقہ جو عراق میں ہے جس میں القاعدہ کی چھوٹی حکومت تھی»۔ رینڈ کی تحقیق اس کے برعکس ہے۔ اس کے مطابق فوجی طاقت ان تنظیموں کے خلاف سب سے مؤثر رہی جو باقاعدہ شورش برپا کرنے کے قابل ہو چکی تھیں، اور ایسی تنظیموں میں سے 25 فیصد کا خاتمہ فوجی طاقت سے ہوا۔ انبار سے متعلق رینڈ کا باب عراق میں القاعدہ کو ایسی ہی ایک تنظیم کے طور پر پیش کرتا ہے، جس نے 'اپنے حد سے زیادہ جارحانہ رویے سے اپنی مشکلات خود پیدا کیں'، یہاں تک کہ مقامی قبائل اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ خود کتابچہ صفحہ 6، حصہ (د) میں تسلیم کرتا ہے کہ بڑی اور منظم مسلح شورش کے خلاف فوجی طاقت زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔ ٹی ٹی پی دونوں صورتوں میں زد میں ہے: یکجا ہو تو فوج کے نشانے پر، اور بکھر جائے تو انٹیلی جنس کے نفوذ کے نشانے پر۔

3
شکل

رینڈ کا چارٹ اور کتابچے کا صفحہ 5

حصہ (ج) میں '10 فیصد بمقابلہ 7 فیصد' کا موازنہ، اور پولیس و انٹیلی جنس سے متعلق نکتہ 2۔

ماخذ: رینڈ RB-9351-RC، صفحہ 2؛ کتابچہ، صفحہ 5۔

رینڈ ریسرچ بریف، صفحہ 2

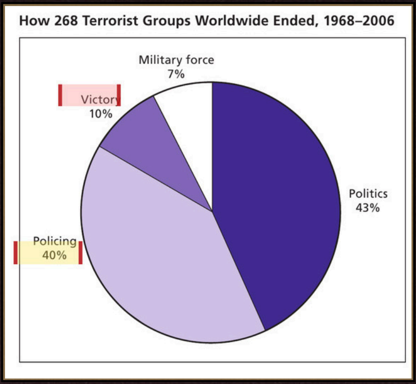

کتابچہ، صفحہ 5، حصہ (ج)

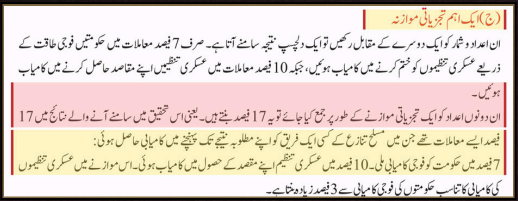

(ج) ایک اہم تجزیاتی موازنہ

ان اعداد و شمار کو ایک دوسرے کے مقابل رکھیں تو ایک دلچسپ نتیجہ سامنے آتا ہے۔ صرف 7 فیصد معاملات میں حکومتیں فوجی طاقت کے ذریعے عسکری تنظیموں کو ختم کرنے میں کامیاب ہوئیں، جبکہ 10 فیصد معاملات میں عسکری تنظیمیں اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔

ان دونوں اعداد کو ایک تجزیاتی موازنے کے طور پر جمع کیا جائے تو یہ 17 فیصد بنتے ہیں۔ یعنی اس تحقیق میں سامنے آنے والے نتائج میں 17 فیصد ایسے معاملات تھے جن میں مسلح تنازع کے کسی ایک فریق کو اپنے مطلوبہ نتیجے تک پہنچنے میں کامیابی حاصل ہوئی: 7 فیصد میں حکومت کو فوجی کامیابی ملی۔ 10 فیصد میں عسکری تنظیم اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہوئی۔ اس موازنے میں عسکری تنظیموں کی کامیابی کا تناسب حکومتوں کی فوجی کامیابی سے 3 فیصد زیادہ بنتا ہے۔

کتابچہ، صفحہ 5، نکتہ 2

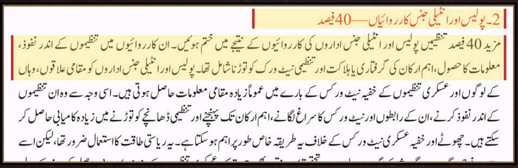

2۔ پولیس اور انٹیلی جنس کارروائیاں —— 40 فیصد

مزید 40 فیصد تنظیمیں پولیس اور انٹیلی جنس اداروں کی کارروائیوں کے نتیجے میں ختم ہوئیں۔ ان کارروائیوں میں تنظیموں کے اندر نفوذ، معلومات کا حصول، اہم ارکان کی گرفتاری یا ہلاکت اور تنظیمی نیٹ ورک کو توڑنا شامل تھا۔ پولیس اور انٹیلی جنس اداروں کو مقامی علاقوں، وہاں کے لوگوں اور عسکری تنظیموں کے خفیہ نیٹ ورکس کے بارے میں عموماً زیادہ مقامی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے وہ ان تنظیموں کے اندر نفوذ کرنے، ان کے رابطوں اور نیٹ ورکس کا سراغ لگانے، اہم ارکان تک پہنچنے اور تنظیمی ڈھانچے کو توڑنے میں زیادہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ چھوٹے اور خفیہ عسکری نیٹ ورکس کے خلاف یہ طریقہ خاص طور پر اہم ہو سکتا ہے۔ یہ ریاستی طاقت کا استعمال ضرور تھا، لیکن اسے

04 'تاکہ تمام کارکنان مصروف رہیں'

صفحہ 7 سے کتابچہ رینڈ سے ہٹ کر نورولی محسود کی اپنی ہدایات کی طرف آتا ہے۔ صفحہ 8، حصہ (ب) ایک ایسی تنظیم کا ذکر کرتا ہے جو دباؤ کے تحت آمنے سامنے کی لڑائی سے پیچھے ہٹ جاتی ہے،

«کیونکہ جنگ کے اخراجات اور افرادی نقصان بہت زیادہ ہوتا ہے»، اور پھر ان مشکلات کا جن کا سامنا اس کی قیادت کو کرنا پڑتا ہے: «گروہی انتشار» اور عوامی حمایت کا خاتمہ — «عوام ساتھ دینا چھوڑ دیتے ہیں»۔

اس کے بعد علاج بتایا گیا ہے: پروگرام اور منصوبے خفیہ رکھے جائیں، عام شہریوں کو نقصان سے بچایا جائے «تاکہ عوامی حمایت بحال ہو سکے»، اور صفحہ 9 کی پہلی سطر میں:

> کتابچہ، صفحہ 9، پہلی سطر
>
> **«گوریلا (گھات لگا کر) جنگ کا راستہ اختیار کریں تاکہ تمام کارکنان مصروف رہیں اور باہمی اختلافات سے بچے رہیں۔»**

صفحہ 10، نکتہ 3 صفوں پر پڑنے والے دباؤ کا ذکر دوبارہ کرتا ہے: «جب کارکنان قربانی سے پیچھے ہٹتے ہیں اور راہِ فرار اختیار کرتے ہیں، تو مخالفین پر کامیابی کیسے مل سکتی ہے؟»، صفحہ 13، حصہ (ج)

یہی ہدایت دہراتا ہے: «عسکری طبقے کو ہمیشہ مصروف رکھیں»۔ یوں گوریلا حملے محض ایک جنگی حربہ نہیں رہتے، بلکہ جنگجوؤں کو مصروف رکھنے اور صفوں میں اختلاف دبانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

4
شکل

کتابچہ، صفحات 8 تا 10

نقصانات، دھڑے بندی اور عوامی حمایت کا خاتمہ؛ 'تمام کارکنان' کو مصروف رکھنے کی ہدایت؛ قربانی سے فرار۔

ماخذ: کتابچہ، صفحات 8 تا 10۔

صفحہ 8، حصہ (ب)

(ب) دوسری قسم: وہ تنظیم جو دباؤ کے نتیجے میں اپنی سرگرمیاں کم کر دیتی ہے، آمنے سامنے کے مقابلے سے پیچھے ہٹتی ہے اور اپنی بقا کو ترجیح دیتی ہے۔ وہ اپنے اراکین کو منتشر کر کے محفوظ مقامات تک پہنچاتی ہے، اپنی مرکزیت ختم کر دیتی ہے اور ایسے اداروں یا محاذوں کو چھوڑ دیتی ہے جنہیں سنبھالنا ممکن نہ ہو، کیونکہ جنگ کے اخراجات اور افرادی نقصان بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اس صورت میں اس جماعت کے رہنماؤں کو چند اہم مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

۱. گروہی انتشار: بعض رہنما اور کارکن تشدد کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں، جبکہ دیگر اختلاف کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔

۲. عوامی حمایت کا خاتمہ: عوام ساتھ دینا چھوڑ دیتے ہیں۔

صفحہ 9، پہلی سطر

گوریلا (گھات لگا کر) جنگ کا راستہ اختیار کریں تاکہ تمام کارکنان مصروف رہیں اور باہمی اختلافات سے بچے رہیں۔

ان حالات میں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اختلاف کرنے والے اور عام لوگ کس حد تک ساتھ دے رہے ہیں۔ اگر بہادر اور جذباتی اراکین ساتھ

صفحہ 10، نکتہ 3

(۳) کارکنان کی قیادت سے محبت اور اعتماد: کسی بھی تنظیم کے لیے یہ لازمی ہے کہ کارکنان کو اپنی قیادت سے محبت ہو اور اس پر کامل اعتماد ہو۔ ان دو چیزوں کے بغیر کامیابی ناممکن ہے، کیونکہ اعتماد اور محبت نہ ہونے کی صورت میں قربانی دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ جب کارکنان قربانی سے پیچھے ہٹتے ہیں اور راہِ فرار اختیار کرتے ہیں، تو مخالفین پر کامیابی کیسے مل سکتی ہے؟ نیز، محبت اور اعتماد کے فقدان سے اختلافات جنم لیتے ہیں، جس کا لازمی نتیجہ تفرقہ ہوتا ہے، اور تفرقہ پیدا ہو جائے تو کامیابی ناممکن بن جاتی ہے

05 'زور اور زر': مالیات کا خاکہ

صفحہ 11 کے نکات 11 اور 12 تنظیم کی مالیات سے متعلق ہیں۔ مفتی محمد شفیعؒ کی «معارف القرآن» کے حوالے سے کتابچہ کہتا ہے کہ کامیابی اور اقتدار کے لیے «زور اور زر» یعنی طاقت اور مال، دونوں درکار ہیں۔ وہ خود کفیل معیشت پر زور دیتا ہے «کیونکہ بیرونی امداد مفادات پر مبنی ہوتی ہے اور کسی بھی وقت بند ہو سکتی ہے»، اور اس کے ذرائع بھی گنواتا ہے: «تنظیم خفیہ طور پر اپنے تجارتی امور کا بندوبست کرے»، «عوام کے باثروت اور مالدار طبقے» کو نظریاتی طور پر ساتھ ملایا جائے تاکہ وہ مالی مدد کریں، اور «مقامی معدنیات کے اخراج و استعمال پر توجہ دے»، جن میں مقامی آبادی کو بھی حصہ دیا جائے «تاکہ وہ مخالفت کا راستہ نہ اپنائیں»۔

بیرونی امداد سے متعلق یہ تنبیہ ظاہر کرتی ہے کہ باہر کا پیسہ ٹی ٹی پی کے وسائل کا حصہ رہا ہے، اور صفحہ 12 کا نکتہ 26 بھی کہتا ہے کہ «بیرونی یا اندرونی سطح پر سیاسی یا مالی تعاون» کسی تنظیم کی صلاحیت اور اثر و رسوخ میں «خاطر خواہ اضافہ» کر سکتا ہے۔ امریکی محکمۂ خارجہ کے جائزے کے مطابق ٹی ٹی پی اپنی زیادہ تر رقم 'تاوان کے لیے اغوا، بھتہ خوری اور دیگر مجرمانہ سرگرمیوں' سے حاصل کرتی ہے۔

5
شکل

کتابچہ، صفحہ 11

'زور اور زر'، بیرونی امداد، خفیہ تجارت، مالدار طبقہ اور مقامی معدنیات۔

ماخذ: کتابچہ، صفحہ 11۔

صفحہ 11، نکات 11 اور 12

(۱۱) مستحکم معیشت و مالیات: کسی بھی تنظیم کی کامیابی کے لیے مضبوط معیشت (اقتصاد) کی ضرورت ہوتی ہے۔ مالی استحکام کے بغیر مقصد تک پہنچنا ناممکن ہے۔ اسی لیے مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے 'معارف القرآن' میں لکھا ہے کہ کامیابی اور اقتدار تک پہنچنے کے لیے ''زور اور زر'' (طاقت اور مال) دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱۲) خود کفیل معیشت کا قیام: معاشی استحکام کے لیے ضروری ہے کہ وسائل اپنے ہی علاقے سے حاصل کیے جائیں، کیونکہ بیرونی امداد مفادات پر مبنی ہوتی ہے اور کسی بھی وقت بند ہو سکتی ہے۔ اس کے لیے مختلف ذرائع اختیار کیے جا سکتے ہیں؛ مثلاً تنظیم خفیہ طور پر اپنے تجارتی امور کا بندوبست کرے، عوام کے باثروت اور مالدار طبقے کو نظریاتی طور پر اپنے ساتھ ملائے تاکہ وہ امداد و تعاون کریں، اور مقامی معدنیات کے اخراج واستعمال پر توجہ دے۔ تاہم، یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ معدنیات میں سے مقامی آبادی کو بھی ان کا حصہ دیا جائے تاکہ وہ مخالفت کا

06 بیرونِ ملک اڈا اور 'پرایا وطن'

صفحات 7 اور 8 پر میدانِ جنگ کے لیے تیرہ اصول درج ہیں۔ ان میں سے کسی میں قرآن یا سنت کا حوالہ نہیں، اور کئی کا تعلق عوامی رائے سے ہے۔ نکتہ 3 کہتا ہے: «اپنی مظلومیت کو میڈیا پر لازماً اجاگر کریں»۔ نکتہ 9 ایسے حملوں سے روکتا ہے جن میں عوام کو نقصان پہنچے، «کیونکہ نقصان پہنچنے کی صورت میں عوام کمزور فریق ہی سے زیادہ گلہ کرتی ہے، جس سے عوام میں مسلح تنظیم کے خلاف نفرت پھیلتی ہے»۔ نکتہ 7 دشمن کے اندر «نفوذ پیدا کرنے کی سو فیصد کوشش» کا حکم دیتا ہے، تاکہ اس کے جاسوسوں اور منصوبوں کا پتا چلے اور اس کی صفوں میں رہتے ہوئے تخریبی کارروائیاں اور اہم اہداف پر حملے کیے جا سکیں۔

نکتہ 10 تنظیم کے اڈے سے متعلق ہے:

> **کتابچہ، صفحہ 7، نکتہ 10** نور ولی محسود، عسکری تنظیمات کے لئے بقا و کامیابی کے اصول
>
> (10) تنظیم کوشش کرے کہ اپنے بیس کیمپ کو اس انداز میں استعمال کرے کہ وہاں موجود حامی حکومت یا آبادی، دشمن کے دباؤ کی وجہ سے تنظیم پر دباؤ نہ ڈالے اور نہ ہی اس پر پابندیاں عائد کرے۔

یہ اصول وہ بات فرض کر کے چلتا ہے جس سے ٹی ٹی پی اور اس کے میزبان عوامی سطح پر انکار کرتے ہیں: یعنی یہ کہ تنظیم پاکستان سے باہر کسی 'حامی حکومت' کے زیرِ سایہ 'بیس کیمپ' سے کام کرتی ہے۔ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی مانیٹرنگ ٹیم نے دسمبر 2025ء میں 'طالبان کی جانب سے افغانستان میں ٹی ٹی پی کی قیادت کو مسلسل پناہ دینے' کا ذکر کیا۔ کتابچہ قیادت کا نمونہ بھی اسی تحریک کو بناتا ہے: صفحہ 10 پر وہ ملا محمد عمر کی تعریف کرتا ہے اور 15 اگست 2021ء کو کابل پر 'امارتِ اسلامی' کی واپسی کو فتح کے طور پر پیش کرتا ہے۔

6
شکل

کتابچہ، صفحات 7 اور 13

میڈیا پر مظلومیت، عوامی رائے، اور 'حامی حکومت' کے زیرِ سایہ 'بیس کیمپ'؛ صفحہ 13 پر کارکنوں سے برتاؤ۔

ماخذ: کتابچہ، صفحات 7 اور 13۔

صفحہ 7، نکات 3 اور 4

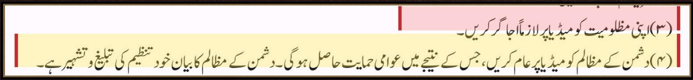
(۳) اپنی مظلومیت کو میڈیا پر لازماً اجاگر کریں۔
(۴) دشمن کے مظالم کو میڈیا پر عام کریں، جس کے نتیجے میں عوامی حمایت حاصل ہو گی۔ دشمن کے مظالم کا بیان خود تنظیم کی تبلیغ و تشہیر ہے۔

صفحہ 7، نکات 9 اور 10

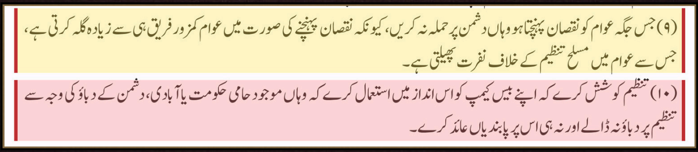
(۹) جس جگہ عوام کو نقصان پہنچتا ہو وہاں دشمن پر حملہ نہ کریں، کیونکہ نقصان پہنچنے کی صورت میں عوام کمزور فریق ہی سے زیادہ گلہ کرتی ہے، جس سے عوام میں مسلح تنظیم کے خلاف نفرت پھیلتی ہے۔
(۱۰) تنظیم کوشش کرے کہ اپنے بیس کیمپ کو اس انداز میں استعمال کرے کہ وہاں موجود حامی حکومت یا آبادی، دشمن کے دباؤ کی وجہ سے تنظیم پر دباؤ نہ ڈالے اور نہ ہی اس پر پابندیاں عائد کرے۔

صفحہ 13، حصہ (ج)

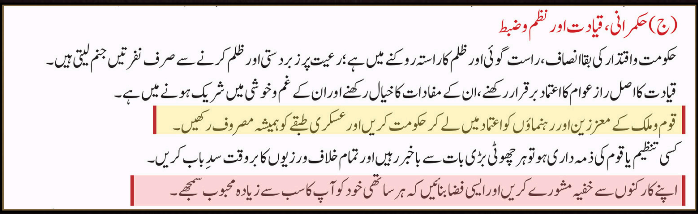
(ج) حکمرانی، قیادت اور نظم وضبط
حکومت واقتدار کی بقا انصاف، راست گوئی اور ظلم کا راستہ روکنے میں ہے؛ رعیت پر زبردستی اور ظلم کرنے سے صرف نفرتیں جنم لیتی ہیں۔
قیادت کا اصل راز عوام کا اعتماد برقرار رکھنے، ان کے مفادات کا خیال رکھنے اور ان کے غم وخوشی میں شریک ہونے میں ہے۔
قوم وملک کے معززین اور رہنماؤں کو اعتماد میں لے کر حکومت کریں اور عسکری طبقے کو ہمیشہ مصروف رکھیں۔
کسی تنظیم یا قوم کی ذمہ داری ہو تو ہر چھوٹی بڑی بات سے باخبر رہیں اور تمام خلاف ورزیوں کا بروقت سدِ باب کریں۔
اپنے کارکنوں سے خفیہ مشورے کریں اور ایسی فضا بنائیں کہ ہر ساتھی خود کو آپ کا سب سے زیادہ محبوب سمجھے۔

آخری صفحات: 'پرایا وطن'

صفحہ 12 سے کتابچہ «ذاتی تجربات سے حاصل شدہ اہم اسباق» بیان کرتا ہے، جو نور ولی محسود کے بقول ان حوادث کا نچوڑ ہیں جن کا اس نے اپنی زندگی میں سامنا کیا۔ وہ لکھتا ہے کہ قوم و جماعت کی جتنی بھی خدمت کی جائے، «مخالفین بڑھیں گے اور اپنوں سے بھی ڈسے جائیں گے»۔ آگے وہ لکھتا ہے:

> **کتابچہ، صفحہ 13** — نور ولی محسود، عسکری تنظیمات کے لئے بقا و کامیابی کے اصول
>
> انسان کی فطرت ہے کہ وہ احسان جلد بھول جاتا ہے اور برائی عمر بھر یاد رکھتا ہے؛ نیز پرایا وطن انسان کی قدر و منزلت کم کر دیتا ہے۔
>
> تاریخی و سیاسی نادانیوں سے سبق حاصل کریں؛ سادہ لوحی میں دوسروں کی ڈھال بننے اور استعمال ہو کر آدھے راستے میں چھوٹ جانے سے بچیں جیسا کہ ماضی میں قبائلی اور ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ ہوا۔

وہ امیر عبدالرحمن خان کے دور کی سرحدی سیاست اور غازی امان اللہ خان کے عہد میں قبائل کی صورتحال کے ساتھ «2001ء سے 2021ء تک کی جنگ» کو بھی «قابل غور» تجربات میں شمار کرتا ہے، اور قارئین کو کتاب «وزیرستان تمزائے» کا حوالہ دیتا ہے، جس میں «محسود قبیلے کی افغانستان میں آبادکاری اور مختلف علاقوں میں منتشر ہونے» سے متعلق بحث موجود ہے۔ افغانستان میں مقیم قیادت کی لکھی ہوئی یہ سطور 'پرائے وطن' سے افغانستان ہی کی طرف اشارہ کرتی ہیں، اور دوسروں کی 'ڈھال بننے' سے خبردار کرنا تحریک کے اپنے تجربے پر ایک فیصلہ معلوم ہوتا ہے۔

صفحہ 13، حصہ (د)

*- قوم و جماعت کی جتنی بھی خدمت کریں گے، مخالفین بڑھیں گے اور اپنوں سے بھی ڈسے جائیں گے، مگر مایوس ہوئے بغیر اور میدان چھوڑے بغیر کام جاری رکھیں۔

*-انسان کی فطرت ہے کہ وہ احسان جلد بھول جاتا ہے اور برائی عمر بھر یاد رکھتا ہے؛ نیز پرایا وطن انسان کی قدر و منزلت کم کر دیتا ہے۔

تاریخی و سیاسی نادانیوں سے سبق حاصل کریں؛ سادہ لوحی میں دوسروں کی ڈھال بننے اور استعمال ہو کر آدھے راستے میں چھوٹ جانے سے بچیں جیسا کہ ماضی میں قبائلی اور ہندوستانی مسلمانوں کے ستھ ہوا۔

*- قبائلی عوام اپنی سادگی، خلوص اور دینی وابستگی کے حوالے سے معروف ہیں، تاہم تاریخی تجربات بتاتے ہیں کہ بعض ادوار میں ان کے اعتماد اور قربانیوں سے دوسروں نے فائدہ اٹھایا، جبکہ مشکل وقت میں انہیں تنہا چھوڑ دیا گیا۔

صفحہ 14

*-امیر عبدالرحمن خان کے دور کی سرحدی سیاست، غازی امان اللہ خان کے عہد میں قبائل کی صورتحال، 2001ء سے 2021ء تک کی جنگ اور برصغیر کے مسلمانوں کے بعض تجربات اس حوالے سے قابل غور ہیں۔

ان واقعات کا مقصد کسی پر الزام عائد کرنا نہیں، بلکہ تاریخ سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت اجاگر کرنا ہے، تاکہ آئندہ محض جذبات اور اعتماد کی بنیاد پر ایسے فیصلے نہ کیے جائیں جن کے نتائج خود بھگتنا پڑیں۔ مزید تاریخی مطالعے کے لیے کتاب وزیرستان تمزائے میں محسود قبیلے کی افغانستان میں آبادکاری اور مختلف علاقوں میں منتشر ہونے سے متعلق بحث دیکھی جاسکتی ہے۔

شکل 7

کتابچہ، صفحات 13 اور 14

'اپنوں سے بھی ڈسے جائیں گے'، 'پرایا وطن' اور 2001ء تا 2021ء کی جنگ۔

ماخذ: کتابچہ، صفحات 13 تا 14.

نتیجہ

کتابچہ کیا ظاہر کرتا ہے

نور ولی محسود نے یہ کتابچہ یہ بتانے کے لیے مرتب کیا کہ عسکری تنظیمیں کیسے زندہ رہتی اور کامیاب ہوتی ہیں۔ مگر جس تحقیق کو اس نے سند بنایا، اسی کی روشنی میں پڑھا جائے تو یہ کتابچہ خود اس کے مقصد کی جڑ کاٹتا ہے۔ رینڈ کے مطابق مذہبی محرک رکھنے والی کسی تنظیم کو فتح حاصل نہیں ہوئی، اور پولیس اور انٹیلی جنس کارروائیوں نے فوجی طاقت کے مقابلے میں کہیں زیادہ تنظیموں کا خاتمہ کیا — 40 فیصد کے مقابلے میں 7 فیصد۔ پاکستان آج انٹیلی جنس کی بنیاد پر آپریشنوں کی صورت میں یہی طریقہ اختیار کیے ہوئے ہے۔

کتابچہ رینڈ کا وہ نتیجہ بھی بیان نہیں کرتا جو اس نے اپنے اعداد و شمار سے اخذ کیا: یہ کہ القاعدہ کے خلاف مہم میں پولیس اور انٹیلی جنس کو 'ریڑھ کی ہڈی' کی حیثیت حاصل ہونی چاہیے، اور یہ کہ دہشت گردوں کو 'مقدس جنگجو نہیں بلکہ مجرم سمجھا جانا چاہیے'۔

خود مصنف کے الفاظ میں، کتابچے کا باقی حصہ جانی نقصان، دھڑے بندی، فرار اور عوامی حمایت کے خاتمے کا ذکر کرتا ہے؛ جنگجوؤں کو مصروف رکھنے کے لیے گھات لگا کر حملوں کا نسخہ تجویز کرتا ہے؛ بیرونی امداد کی جگہ خفیہ کاروبار، مقامی معدنیات اور مالدار طبقے کی رقوم کا منصوبہ پیش کرتا ہے؛ اور بیرونِ ملک ایک 'حامی حکومت' کے زیرِ سایہ بیس کیمپ کو فرض کر کے چلتا ہے — اس سرزمین پر جسے اس کا مصنف خود 'پرایا وطن' کہتا ہے۔

ماخذ

1. مفتی ابو منصور عاصم نور ولی محسود (مرتب)، عسکری تنظیمات کے لئے بقا و کامیابی کے اصول، مکتبہ عمر / عمر میڈیا، اشاعتِ اول اکتوبر 2026ء، 14 صفحات۔
2. Seth G. Jones and Martin C. Libicki, *How Terrorist Groups End: Lessons for Countering al Qa'ida*, RAND Corporation, MG-741-RC, 2008 (reissued as MG-741-1).
3. RAND Corporation, *How Terrorist Groups End: Implications for Countering al Qa'ida*, Research Brief RB-9351-RC, 2008.
4. اقوامِ متحدہ، سلامتی کونسل: تجزیاتی معاونت اور پابندیوں کی نگرانی کرنے والی ٹیم کی سولھویں رپورٹ، S/2025/796، 8 دسمبر 2025ء۔
5. امریکی محکمۂ خارجہ، *Country Reports on Terrorism 2018*، باب 5: تحریکِ طالبان پاکستان۔
6. شکلیں 1 تا 7: کتابچے اور رینڈ کی مطبوعات کے اسکین؛ نشان دہی الخبیر کی جانب سے۔ رینڈ، اقوامِ متحدہ اور امریکی محکمۂ خارجہ کے اقتباسات کا اردو ترجمہ الخبیر نے کیا ہے۔

الخبیر

افغانستان پر آزادانہ رپورٹنگ۔ تازہ خبروں، حقائق کی جانچ اور تجزیوں کے لیے سوشل میڈیا پر ہمیں فالو کیجیے۔

@Alkhabeerx Al Khabeer @alkhabeerx @alkhabeerx

ALKHABEERAFG.COM